

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 اکتوبر 1964

میسرز جے پوریا بردرز کمپنی.

بنام

سٹیٹ آف اتر پردیش ودیگراں

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری جسٹسز)

یوپی سیز ٹیکس ایکٹ (یوپی ایکٹ 15، سال 1948)، دفعہ 21-B یوپی ایکٹ 19، سال 1956 میں ترمیم سے پہلے اور بعد میں۔ ایکٹ 19 سال 1956— دائرہ اختیار۔

سیلز ٹیکس افسر نے یوپی سیز ٹیکس ایکٹ، 1948 کی دفعہ 21 کے تحت اپیل کنندہ کے مجموعی آمدنی کے بارے میں بہترین فیصلہ کیا۔ اس حکم کو اپیلیٹ اتھارٹی نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ نظر ثانی اتھارٹی نے اپیلیٹ حکم پر نظر ثانی کی اور کیس کو نئے سرے سے جائزہ لینے کے لئے سیز ٹیکس افسر کے حوالے کر دیا۔ جب افسر نے اس حکم کی تعمیل میں تشخیص کے لئے نوٹس جاری کیا، تو ٹیکس دہندگان نے دلیل دی کہ چونکہ اصل تشخیص کو خارج کر دیا گیا تھا، اس لئے اس کے سلسلے میں کوئی کارروائی زیر التوا نہیں ہے، اور اس کا دوبارہ جائزہ لینے پر روک لگادی گئی ہے کیونکہ تشخیص کے سال کے اختتام کو تین سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔

افسر نے ان دلائل کو مسترد کر دیا۔ ٹیکس دہندگان نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور سنگل جج نے اس کی اجازت دے دی۔ ریاست نے ڈویژن بنچ میں اپیل کی۔ جب یہ اپیل زیر التوا تھی تو 1956 میں دفعہ 21 میں بڑے پیمانے پر ترمیم کی گئی اور مقننہ نے ترمیم شدہ دفعہ

کو سابقہ طور پر نافذ کیا۔ ترمیم کے نتیجے میں، یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ جب افسر نظر ثانی اتھارٹی کی طرف سے دی گئی ہدایت کی تعمیل میں آگے بڑھتا ہے تو، حد کی کوئی مدت لاگو نہیں ہوتی ہے۔ ڈویژن بیچ نے غیر ترمیم شدہ دفعہ پر بھروسہ کرتے ہوئے سنگل جج کے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ غیر ترمیم شدہ دفعہ کے تحت بھی جب جائزہ افسر کو نظر ثانی اتھارٹی کے حکم پر آگے بڑھنے کی ہدایت دی گئی ہو تو کوئی حد مقرر نہیں کی گئی تھی۔ ٹیکس دہندگان نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

حکم ہوا کہ :- اپیل خارج کی جانی چاہیے۔

حالانکہ ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی پریزیڈنسی اور عدن بمقابلہ کھیم چند رام داس (L.R. 65 I.A 236) کے اصول پر غیر ترمیم شدہ دفعہ کی تشریح میں غلطی کی تھی، پھر بھی ترمیم کی وجہ سے ہائی کورٹ کے حکم کی توثیق ضروری ہے۔ ترمیم شدہ دفعہ میں مقننہ کی جانب سے استعمال کیے گئے الفاظ بالکل درست ہیں اور صرف ایک تشریح کا اعتراف کرتے ہیں، یعنی اس دفعہ میں موجود کوئی بھی چیز تشخیص کے سال سے اس وقت کو محدود نہیں کرتی ہے جس کے تحت نظر ثانی اتھارٹی کے حکم کے نتیجے میں تشخیص یا دوبارہ جائزہ لینے کے لئے کارروائی کی جانی چاہئے۔

[783 E-G; 784 D-E; 785 H; 786 B]

یہاں تک کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ترمیم شدہ دفعہ کا اطلاق صرف زیر التوا کارروائیوں پر ہوتا ہے، تب بھی جب نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی نے ریکارڈ کا جائزہ لینے کے بعد ایک حکم جاری کیا جس میں جانچ افسر کو نئے سرے سے جائزہ لینے کی ہدایت دی گئی، تو اس طرح کی ہدایت کی تعمیل میں ایسے افسر کے سامنے ایک کارروائی زیر التوا تھی۔ [786E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 830، سال 1963۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 3 مارچ 1960 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے خصوصی اپیل نمبر 3، سال 1956 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے جی ایس پاٹھک اور ایس پی ورما۔

جواب دہندگان کی طرف سے او پی رانا، مداخلت کرنے والے کی طرف سے کے سری نواسن اور آر گوپال کرشنن شامل تھے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

جسٹس شاہ۔ درخواست گزار پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جس کا رجسٹرڈ دفتر کلکتہ میں ہے اور اسے 5

اکتوبر 1946 سے سودیشی کاٹن ملز کمپنی لمیٹڈ کے ذریعے تیار کردہ سامان کی فروخت کے لئے

واحد ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا۔ 20 مارچ 1952 کو کانپور کے سیلز ٹیکس افسر نے یو پی سیلز

ٹیکس ایکٹ 1948 کی دفعہ 21 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں اپیل کنندہ کمپنی سے

کہا گیا کہ وہ تخمینہ سال 1948-49 کے اپنے مجموعی آمدنی کارٹرن اس بنیاد پر داخل کرے

کہ مجموعی آمدنی تخمینہ سے باہر ہے۔ 31 مارچ 1952 کو سیلز ٹیکس آفیسر نے "بہترین

فیصلہ" کا جائزہ لیا اور سال 1948-49 کے لئے اپیل کنندہ کمپنی کے قابل ٹیکس مجموعی

آمدنی کا تعین 50 لاکھ روپے کیا اور مناسب ٹیکس ذمہ داری کا تعین کیا۔

جج کو کی گئی اپیل سیلز ٹیکس میں اپیل میں سیلز ٹیکس، سیلز ٹیکس افسر کی جانب سے حکم کو

کا عدم قرار دیتے ہوئے اس اتھارٹی نے کہا تھا کہ اپیل کنندہ کمپنی ایکٹ کی دفعہ 2(c) کے

تحت ڈیلر نہیں ہے۔ لیکن اپیلیٹ اتھارٹی کے حکم کو جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس نے 28 مارچ

1955 کے حکم کے ذریعے کا عدم قرار دے دیا اور کیس کو "نئے جائزے" کے لئے سیلز

ٹیکس افسر کے حوالے کر دیا۔ جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس کی نظر میں، "سامان کی فروخت کے

وقت اس کی ملکیت" کا تعین کرنا ضروری تھا:

اس کے بعد سیلز ٹیکس افسر نے ایک نوٹس جاری کیا جس میں اپیل کنندہ کمپنی کو 23 جولائی 1955 کو 1948-49 کی تشخیص کے مقصد سے اپنے ہی کھاتہ اور دیگر متعلقہ دستاویزات پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ درخواست گزار کمپنی نے دلیل دی کہ چونکہ جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس نے دفعہ 21 کے تحت اصل تشخیص کو خارج کر دیا تھا، لہذا اس تشخیص کے سلسلے میں کوئی کارروائی زیر التوا نہیں ہے اور دوبارہ تشخیص پر روک لگا دی گئی ہے کیونکہ تشخیص کے سال کے اختتام کو تین سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ سیلز ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کمپنی کے اعتراض کو مسترد کر دیا اور اصرار کیا کہ یہی کھاتے اور دیگر دستاویزات پہلے کی ہدایت کے مطابق پیش کی جائیں۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کمپنی نے 2 ستمبر 1955 کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی جس میں سیلز ٹیکس آفیسر کانپور کو 1948-49 کے لئے اپیل کنندہ کمپنی کے جائزے کے ساتھ آگے بڑھنے سے روکنے اور 2 ستمبر 1955ء کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ کی رٹ قائم کرنے کی درخواست کی گئی۔ 1955ء میں کانپور کے سیلز ٹیکس آفیسر اور اس کی پیروی میں از سر نو جائزہ لینے کے لئے کی گئی کارروائی۔ جسٹس چٹرویدی نے کہا کہ سیلز ٹیکس آفس کی جانب سے تخمینہ لگانے کی کوشش کی گئی تھی: جج (نظر ثانی) کے حکم کے مطابق سیلز ٹیکس یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت اس سلسلے میں مقرر کردہ حد کے قانون کے ذریعہ واضح طور پر روک دیا گیا تھا۔ فاضل جج کی رائے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ تخمینہ سیلز ٹیکس افسر از خود نوٹس لے رہا ہے یا کسی اعلیٰ اتھارٹی کی ہدایت پر اگر دوبارہ جائزہ لینے کے وقت دفعہ 21 کے تحت مقررہ مدت ختم ہو چکی ہے۔ جسٹس چٹرویدی کے حکم کو ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے اپیل میں بدل دیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ سیلز ٹیکس افسر ریمانڈ کے حکم کے پیش نظر اہل ہے جس میں اپیل کنندہ کمپنی کے خلاف نئی جانچ پڑتال کی کارروائی شروع کرنے

کی ہدایت دی گئی تھی اور ان کارروائیوں کو شروع کرنے اور جاری رکھنے میں وہ ایکٹ کی ذیلی دفعہ 9 اور 10 کے تحت دی گئی ہدایات کی تعمیل میں کام کر رہے تھے۔ ایکٹ کی دفعہ 21 کا اطلاق نہیں ہوا۔ چٹرویدی جسٹس کے حکم کو واپس لینے کے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اس اپیل کو خصوصی اجازت کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔

یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ کی مادی دفعات مختصر طور پر یہ ہیں: دفعہ 9 نے سیلز ٹیکس اتھارٹی کے ذریعہ جاری کردہ حکم کے خلاف اپیل پر غور کرنے کے لئے نامزد اتھارٹی کو اختیار دیا، اور دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعہ یہ فراہم کیا گیا تھا:

"اپیلیٹ اتھارٹی، اپیل کنندہ کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد،

(a) تشخیص کی تصدیق، کمی، اضافہ یا منسوخی، یا

(b) تخمینے کو رد کریں اور جائزہ لینے والے اتھارٹی کو مزید تحقیقات کے بعد نیا حکم جاری کرنے کی ہدایت کریں، یا

(c)

.....

دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر موجود تھا، یہ فراہم کیا گیا تھا: نظر ثانی اتھارٹی اپنی صوابدید پر کسی بھی وقت کمشنر آف سیلز ٹیکس یا متاثرہ شخص کی درخواست پر از خود نوٹس لے سکتی ہے اور اس ایکٹ کے تحت کسی اپیلیٹ یا تشخیصی اتھارٹی کی جانب سے دیے گئے کسی بھی حکم کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے اور اس کا جائزہ لے سکتی ہے تاکہ اس حکم کی قانونی حیثیت یا جواز کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جاسکے اور جو مناسب لگے وہ ایسا حکم جاری کر سکے:

بشرطیکہ ایسی کسی بھی درخواست پر کسی ایسے معاملے میں غور نہیں کیا جائے گا جہاں حکم کے خلاف اپیل دائر کی گئی ہو، لیکن اسے ترجیح نہ دی گئی ہو۔

دفعہ 21 جیسا کہ متعلقہ وقت پر موجود تھا:

"اگر کسی ڈیلر کے کاروبار کا پورا یا کوئی حصہ، کسی بھی وجہ سے، کسی بھی سال میں ٹیکس کی تشخیص سے بچ گیا ہے، تو تشخیصی اتھارٹی، ایسے سالوں کی میعاد ختم ہونے کے تین سال کے اندر کسی بھی وقت، اور ڈیلر کو نوٹس جاری کرنے اور ضرورت پڑنے پر اس طرح کی تحقیقات کرنے کے بعد، اس طرح کے مجموعی آمدنی پر واجب الادا ٹیکس کا تخمینہ لگا سکتی ہے۔

ہائی کورٹ کی نظر میں۔ دفعہ 21 جس کے تحت تشخیصی اتھارٹی پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی کہ وہ تشخیص کے سال کے اختتام سے تین سال کے اندر اندر تشخیص سے بچ جانے والے مجموعی آمدنی کا جائزہ لینے کا اختیار استعمال کرے، اس کا اطلاق صرف اس حکم پر ہوتا ہے جس کا جائزہ لینے والی اتھارٹی نے از خود نوٹس لیا تھا: جہاں، اسے ایکٹ کی ذیلی دفعہ 9 اور 10 کے تحت اپیلیٹ یا نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی کے حکم کے ذریعے دوبارہ جائزہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ حد کی مدت کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں ہائی کورٹ نے دفعہ 21 کے نفاذ کو محدود کرنے میں غلطی کی تھی۔ یہ دفعہ سیز ٹیکس افسر کے اختیارات پر ایک پابندی عائد کرتی ہے: وہ افسر اگلے تین سال کے اندر اس تاریخ کے بعد اہل ہوتا ہے جس تک ٹیکس کا تعلق مجموعی آمدنی پر واجب الادا ٹیکس کا تخمینہ لگانے سے ہے جو تشخیص سے بچ گیا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں واضح طور پر یہ نہیں بتایا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی مطلب ہے کہ جس مدت کے اندر دوبارہ تشخیص کی جاسکتی ہے اس کا اطلاق

صرف ان معاملات پر ہوتا ہے جہاں سیلز ٹیکس افسر اپنی مرضی سے کام کرتا ہے اور اپیلیٹ یا نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی کی ہدایات کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی پریزیڈنسی اور عدن بمقابلہ کھیم چند رام داس (ایک فرم) (1) میں پریوی کونسل کے فیصلے کا اصول اس معاملے پر لاگو ہوتا ہے۔ کھیم چند کے معاملے (1) میں ٹیکس دہندگان کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23 (4) کے تحت 17 جنوری 1927 کو سال 1926-27 کے حکم کے ذریعہ انکم ٹیکس کے لئے تصدیق شدہ فرم کے طور پر جانچا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ فرم سپر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں تھی اور زیادہ سے زیادہ شرح پر انکم ٹیکس کی ذمہ دار تھی۔ 9 جنوری 1928 کو انکم ٹیکس کمشنر نے ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ٹیکس دہندگان کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ اس بات کی وجہ بتائیں کہ انکم ٹیکس افسر کے فرم کی تصدیق اور اس بنیاد پر اس کا جائزہ لینے کے حکم کو کیوں رد نہ کیا جائے اور 13 فروری 1928ء کے حکم کے ذریعہ، رجسٹریشن منسوخ کرنے کا حکم دیا اور انکم ٹیکس افسر کو اس پر ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ 4 مئی 1929ء کو انکم ٹیکس افسر نے ٹیکس دہندگان پر اس بنیاد پر سپر ٹیکس لگانے کا اندازہ لگایا کہ اس کی تصدیق منسوخ کر دی گئی ہے۔ انکم ٹیکس افسر کے تخمینہ لگانے کے اختیار کو چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالتی کمیٹی کی جانب سے کہا گیا ہے کہ چونکہ انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس کے حوالے سے پہلے کے مطالبے کے ایک سال سے زائد عرصے بعد ٹیکس دہندگان پر سپر ٹیکس عائد کرنے کا حکم دیا تھا، اس لیے یہ حکم دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ عدالتی کمیٹی نے نشاندہی کی کہ ایک بار حتمی جائزہ لینے کے بعد انکم ٹیکس افسر اپنی تحریک یا کمشنر کی ہدایت پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 33 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسے دوبارہ نہیں کھول سکتا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ

ذیلی دفعہ 34 اور 35 مکمل ہیں اور صرف ایسے حالات کا تعین کرتے ہیں جن میں اور صرف اسی وقت اس طرح کے نئے جائزے کیے جاسکتے ہیں اور مطالبہ کے نئے نوٹس جاری کیے جاسکتے ہیں۔ چونکہ انکم ٹیکس افسر نے قانون کے تحت ایک سال کے اندر کوئی نیا قدم نہیں اٹھایا، اس لیے ان کے پاس ان دونوں دفعات میں سے جو بھی لاگو تھا، وقت سے باہر تھا۔<sup>1</sup> لیکن ہائی کورٹ کے حکم کی اب بھی تصدیق کی جانی چاہیے، کیونکہ ہائی کورٹ میں کارروائی زیر التوا ہونے کے دوران

دفعہ 21 میں بڑے پیمانے پر ترمیم کی گئی۔ 28 مئی 1956 سے ایکٹ 19 سال 1956 کے ذریعہ ترمیم شدہ دفعہ درج ذیل ہے:

"(1) اگر تشخیص اتھارٹی کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ ڈیلر کے کاروبار کا پورا یا کوئی حصہ کسی بھی وجہ سے کسی بھی سال کے لئے ٹیکس کی تشخیص سے بچ گیا ہے، تو تشخیص اتھارٹی ڈیلر کو نوٹس جاری کرنے کے بعد، اور اس طرح کی انکوائری کرنے کے بعد، جو ضروری ہو، اس کا جائزہ لے سکتی ہے یا ٹیکس کے لئے دوبارہ جائزہ لے سکتی ہے:

بشرطیکہ ٹیکس اس شرح سے وصول کیا جائے گا جس پر اس پر ٹیکس وصول کیا جاتا اگر کاروبار تشخیص، یا مکمل تشخیص سے بچ نہ جاتا، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔

وضاحت - اس ذیلی دفعہ میں ایسی کوئی چیز نہیں سمجھی جائے گی جو تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو اپنے فیصلے کے مطابق تخمینہ لگانے سے روکے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت یا اس ایکٹ کی کسی دوسری شق کے تحت اس سال کے اختتام سے چار سال کی مدت ختم ہونے کے بعد کسی بھی تشخیصی سال کے لئے تشخیص کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔



بشرطیکہ جہاں ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹس اس طرح کے چار سال کے اندر دیا گیا ہو، وہاں اس طرح کے نوٹس کی تعمیل میں کی جانے والی تشخیص یا دوبارہ تشخیص نوٹس کی اجرا کی تاریخ کے ایک سال کے اندر کی جاسکتی ہے، چاہے اس طرح چار سال کی مدت سے تجاوز کر جائے: بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی بھی ایسی چیز جس کے اندر کوئی تخمینہ یا دوبارہ تشخیص کی جاسکتی ہے، اس کا اطلاق دفعہ 9، 10 یا 11 کے تحت کسی حکم میں شامل کسی بھی دریافت یا ہدایت کے نتیجے میں کی گئی تشخیص یا دوبارہ تشخیص پر ہوگا۔

وضاحت: "ترمیم شدہ دفعہ 21(1) کی شرائط کے تحت جہاں تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ کاروبار کا کوئی حصہ کسی بھی وجہ سے کسی بھی سال کے لئے ٹیکس کی تشخیص سے بچ گیا ہے، وہ سال کے اختتام سے چار سال کے اندر تخمینہ لگا سکتا ہے جس میں کاروبار تشخیص سے بچ گیا ہے۔ تاہم، یہ قاعدہ دو استثنیات سے مشروط ہے: (1) جب ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹس چار سال کے اندر دیا جاتا ہے تو نوٹس کی پیروی میں کی جانے والی تشخیص یا دوبارہ تشخیص نوٹس کی ادائیگی کی تاریخ کے ایک سال کے اندر کی جاسکتی ہے، بھلے ہی اس طرح چار سال کی مدت سے تجاوز کر گئی ہو۔ اور (ii) دفعہ 21 میں ایسی کوئی چیز شامل نہیں ہے جو کسی بھی جائزے یا دوبارہ تشخیص کے وقت کو محدود کرتی ہے جس کے اندر ذیلی دفعہ 9، 10 یا 11 کے تحت کسی حکم میں شامل کسی بھی دریافت یا ہدایت کے نتیجے میں کی گئی تشخیص یا دوبارہ تشخیص پر لاگو ہوتا ہے۔ لہذا جہاں سیلز ٹیکس افسر اپیلیٹ یا نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی کی جانب سے دی گئی ہدایت یا ہائی کورٹ کی جانب سے دفعہ 11 کے تحت حوالہ جات میں دیے گئے حکم کے تحت آگے بڑھتا ہے تو دفعہ 21 کی ذیلی شق (2) کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس دفعہ کو ترمیمی ایکٹ کی دفعہ 15 کے ذریعہ ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا، جس نے نافذ کیا تھا:

"پرنسپل ایکٹ کی دفعہ 21 کے لئے مندرجہ ذیل کو ہمیشہ تبدیل سمجھا جائے گا:" لہذا ترمیم شدہ دفعہ کو یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ 15، سال 1948 کے نفاذ کے بعد سے ہر وقت نافذ العمل سمجھا جانا تھا۔ مقننہ نے ترمیم شدہ دفعہ کو واضح طور پر ماضی کی طرف سے نافذ کیا ہے کیونکہ پرنسپل ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے، اور سیلز ٹیکس افسر کے حکم کی درستگی جس میں کہا گیا تھا کہ اپیلیٹ یا نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی کے حکم کے مطابق نئے جائزے کی تشکیل پر کوئی پابندی نہیں ہے، ایکٹ 19 سال 1956 کے ذریعہ ترمیم شدہ دفعہ 21 کی روشنی میں فیصلہ کیا جانا چاہئے۔ مقننہ کی جانب سے استعمال کیے جانے والے الفاظ بالکل درست ہیں اور صرف ایک تشریح کا اعتراف کرتے ہیں کہ دفعہ 11 کے تحت اپیلیٹ یا نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی کے حکم یا ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے نتیجے میں تشخیص یا از سر نو تشخیص کے لئے کی جانے والی کارروائی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (2) کے ذریعہ مقررہ مدت ختم ہونے کے باوجود کی جاسکتی ہے۔

درخواست گزار کمپنی کی جانب سے مسٹر پاٹھک نے استدعا کی کہ اگر یہ ترمیم شدہ دفعہ 21 کی صحیح تشریح بھی ہے تو اس دفعہ کا اطلاق صرف ان کارروائیوں پر ہو سکتا ہے جو ایکٹ میں ترمیم کی تاریخ کو زیر التوا ہیں، لیکن قانون میں کوئی کارروائی زیر التوا نہیں ہے کیونکہ جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس کو دفعہ 21 کے تحت مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد ہدایت دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ سال 1948-49 کے حوالے سے ایک نیا جائزہ۔ اس درخواست کے دو واضح جوابات ہیں، جن میں سے کوئی بھی اسے مسترد کرنے کے لئے کافی ہے۔ نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی کو دفعہ 10 (3) کے تحت یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ کسی اپیلیٹ یا تشخیصی اتھارٹی کی جانب سے دیے گئے کسی حکم کے ریکارڈ کا مطالبہ کرنے اور اس کا جائزہ لینے کے بعد اور اس طرح کے حکم کی قانونی حیثیت یا جواز کے بارے میں خود کو مطمئن کرنے کے بعد مناسب

سمجھے۔ یہاں تک کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ نظر ثانی کرنے والا اتھارٹی کسی ایسے نتیجے پر پہنچا ہے جو قانون میں غلط تھا، تب بھی یہ ایک ایسا حکم تھا جسے بنانا اس کا اختیار تھا اور اس حکم کو جب تک مناسب کارروائی میں خارج نہیں کیا جاتا، دائرہ اختیار کی کمی کی بنیاد پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لہذا سیلز ٹیکس کے حج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس کی ہدایت پر سیلز ٹیکس افسر کے سامنے ایک کارروائی زیر التوا تھی جس نے سیلز ٹیکس افسر کو نئے سرے سے جائزہ لینے کی ہدایت کی تھی۔ کیا اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے دفعہ 21 میں ترمیم کرنے سے پہلے اس کے تحت ایک نیا جائزہ لیا جا سکتا ہے، ہمیں حراست میں لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی کے دائرہ اختیار سے تشویش ہے کہ وہ اس دفعہ کے تحت جو حکم جاری کیا تھا جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی تھی، نہ کہ اس میں ترمیم سے پہلے قانون کے تحت تشخیص کے لئے حکم جاری کرنے کے لئے جائزہ لینے والے اتھارٹی کے اختیار کے ساتھ۔ دوسری بنیاد بھی اتنا ہی فیصلہ کن ہے۔ ایکٹ 19 سال 1956 کی دفعہ 15 کے مطابق ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 21 کو اس تاریخ کو قانون کی کتاب میں شمار کیا جانا چاہئے جس تاریخ کو نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی نے اپنا حکم جاری کیا تھا، اور اس ترمیم شدہ شق کے تحت نظر ثانی کرنے والے اتھارٹی کے حکم کے مطابق تشخیص کرنے والے اتھارٹی کا جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے کا اختیار ضائع نہیں ہوا تھا جب تشخیص کے لئے دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ 2 کے ذریعہ مقرر کردہ مدت ختم نہیں ہوئی تھی۔ یادو بارہ تشخیص کی مدت ختم ہو گئی۔ ترمیم سے قبل دفعہ 21 کے تحت سیلز ٹیکس آفیسر کی جانب سے از خود نوٹس لینے یا ترمیم کرنے والے ادارے کی ہدایت کے مطابق ترمیم شدہ تین سال کی مدت ختم ہونے کے بعد سیلز ٹیکس آفیسر کی جانب سے از سر نو تشخیص یا از سر نو تشخیص کا کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا تھا، لیکن ترمیم شدہ دفعہ 21 کے تحت سیلز ٹیکس افسر چار سال کے اندر از خود تشخیص یا دوبارہ تشخیص کے لیے یہ اختیار استعمال کر سکتا

ہے۔ یہ اختیار پہلی شق کے تحت ایک سال کی مزید مدت کے اندر استعمال کیا جاسکتا ہے اگر ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی نوٹس تشخیص کے سال کے اختتام کے چار سال کے اندر اور وقت کی حد کے بغیر دیا گیا ہو جب اسے اپیلیٹ یا نظر ثانی اتھارٹی کے حکم یا ہائی کورٹ کے حکم کے تحت دیا گیا ہو۔ دفعہ 11 کے تحت نظر ثانی اتھارٹی کی ہدایت کے مطابق تشخیص کے لئے کارروائی شروع کرتے وقت سیز ٹیکس افسر کو ترمیم شدہ دفعہ 21 کی بنیاد پر اس بات پر کوئی پابندی نہیں تھی کہ تشخیص کا حکم کس مدت کے اندر دیا جاسکتا ہے۔ لہذا ہائی کورٹ کے حکم کی تصدیق ہونی چاہیے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔